معقول اور خاطر خواہ انتظام ارباب بست وکشاد کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ اگرچہ دار العلوم میں خدا کے فضل وکرم سے حدیث کے بڑے اچھے اچھے استاد اور مدرس ہیں، لیکن بخاری جلد اول کا معاملہ دوسری کتب حدیث سے بالکل الگ اور مختلف ہے، یہ ایک کتاب یا ایک فن نہیں۔ بلکہ دسیوں علوم وفنون کے دقیق مباحث کا مجموعہ ہے۔

دار العلوم دیوبند کا سب سے بڑا امتیاز ہی درس بخاری ہے۔ اس بنا پر یہاں اس مسند پر وہی عالم بیٹھ سکتا ہے جس کو سالہا سال بخاری کے درس اور دیگر کے ساتھ اشتغال کا تجربہ رہ چکا ہو، بہر حال جب طلبا میں بے چینی بڑھی تو مجلس شوریٰ نے کافی بحث وتمحیص اور غور وفکر کے بعد محدث یگانہ جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کی پرزور تائید وحمایت سے بخاری جلد اول کے درس کی خدمت مولانا مرحوم کے سپرد کر دی اور حق یہ ہے کہ مولانا نے اس اہم خدمت کو اس تندہی جانفشانی اور اعلیٰ قابلیت سے انجام دیا کہ اس کا حق ادا ہو گیا اور طلبا مکمل طور پر مطمئن ہو گئے شوریٰ نے یہ دیکھ کر مولانا کو باقاعدہ دار العلوم کا شیخ الحدیث مقرر کر دیا، یہ مولانا کی وہ اہم خدمت جس نے دار العلوم کو بروقت ایک عظیم ابتلا سے بچا لیا۔ شوریٰ کے ایک ممبر کی حیثیت سے میں مولانا کی اس خدمت کا بڑا معترف اور قدردان تھا، مولانا سے محسوس کرتے اور جب کبھی دیوبند جاتا ملاقات کیلئے ضرور تشریف لاتے تھے، نہایت خندہ جبیں شگفتہ طبیعت اور سادہ وبے تکلف بزرگ تھے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اس واقعہ سے چند روز پہلے یعنی مئی میں ہندوستان کے دو اور بلند پایہ علماء کا بھی انتقال ہو گیا۔ ایک مولانا شاہ عز الدین صاحب مجیبی اور دوسرے مولانا مفتی عتیق احمد فرنگی محلی، اول الذکر نے ندوہ میں تعلیم پائی تھی۔ استعداد پختہ تھی، فقہ اور حدیث میں بڑا اچھا درک رکھتے تھے، گذشتہ سال ہی انہیں صدر جمہوریہ کی طرف سے عربی اسکالر کی حیثیت سے ایوارڈ ملا تھا قومی معاملات ومسائل میں حصہ لیتے رہتے تھے۔